اسرار اشفاق

انٹرویو بورڈ

جس دن سے انٹرویو بورڈ قائم ہوئے ہیں۔ اسی دن سے قابل ہوشیار لیکن یتیم قسم کے امیدواروں کو جو اکثر و بیشتر ناکام رہتے ہیں ہمیشہ شکایت رہی ہے کہ بورڈ کے ارکان ان امیدواروں کو منتخب کرتے ہیں جن کے پاس سفارشی چٹھی ہوتی ہے'' یا پھر کسی بڑے آدمی کے داماد، سالے یا عزیز ہوتے ہیں اور وہ سب کے سب انٹرویو سے پہلے ہی چن لئے جاتے ہیں۔ باقی امیدواروں کا انٹرویو دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ یہ شکایت کسی حد تک درست ہے۔ اس کا اندازہ لگانا ہو تو آپ فرض کر لیجئے کہ ایک بہت بڑی ٹیکسٹائل مل میں ویلفیئر، فنانس اور ایڈمنسٹریٹو افسروں کی چند اسامیاں خالی ہیں۔ انتخاب کے لئے ایک انٹرویو بورڈ جلوہ افروز ہے۔ آج امیدواروں کا انٹرویو ہے۔ بورڈ تین ممبروں پر مشتمل ہے۔ یہ تینوں ممبر مل کے ڈائرکٹر بھی ہیں۔ بورڈ کے صدر جن کی عمر پچاس سال کے قریب ہے سر کے بالوں سے بے نیاز ہیں۔ چہرے پر ذہانت سے زیادہ چالاکی ٹپکتی ہے۔ ایک نوجوان ممبر صدر کے دائیں جانب بیٹھے ہیں۔ عینک لگی ہوئی۔ انگریزی لباس زیب تن کئے داڑھی مونچھ سے فارغ ہیں۔ دوسرے صاحب صدر صاحب کے الٹے ہاتھ پر تشریف فرما ہیں اچکن پہنے اور خضر حیاتی پگڑی باندھے جس کا طرہ چھت کے پنکھے تک پہنچتا ہے اور پنکھے کی ہوا سے اس طرح لہرا رہا ہے جیسے کوئی ناگ پھن پھیلائے جھوم رہا ہو۔

ان تینوں ممبروں کے سامنے چند کاغذات بے ترتیبی سے پڑے ہیں۔ امیدواروں کی عرضیاں سرٹیفکیٹ وغیرہ۔ ایک کے سامنے کاغذ پر چند نام لکھے ہوئے ہیں جن کے سامنے خاص نشان لگے ہوئے ہیں۔

چند امیدوار کمرے کے باہر برآمدے میں کرسیوں پر بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے ہیں اور باریابی کے لئے خمیازۂ انتظار کھینچ رہے ہیں۔ خدا خدا کر کے انٹرویو شروع ہوتا ہے۔ ایک امیدوار کی طلبی ہوتی ہے۔ اس کا نام پوچھ کر مخصوص ناموں کے کاغذ پر ڈھونڈ کر نشان لگایا جاتا ہے اور پھر سوالات شروع ہوتے ہیں۔

سوال: آپ کی تعلیم۔

امیدوار: میٹرک یعنی دسویں پاس۔

سوال: روس کا دارالحکومت بتایئے۔

امیدوار: روس کا دارالحکومت مالوٹوف۔

سوال: ماسکو پر کچھ روشنی ڈالئے۔

امیدوار: دارجلنگ میں روس کا سفیر ہے۔

سوال: اچھا بتایئے دس کو کس سے ضرب دیں کہ حاصل ضرب چالیس ہو۔

امیدوار: ہتھوڑے سے۔

سوال: اگر ۴ کو ۳ سے ضرب دے کر ۵ سے تقسیم کیا جائے تو ہمیشہ ۲ بچتے ہیں۔ کبھی ۳ بھی بچ سکتے ہیں۔

امیدوار: اگر غلط ضرب دے کر غلط تقسیم کیا جائے تو ۳ بھی بچ سکتے ہیں۔

سوال: کسی بڑے رشتہ دار کا نام لیجئے۔

امیدوار: بہت سے ہیں کس کا نام لوں۔

سوال: کسی ایک کا نام لیجئے۔

امیدوار: اپنے خاندان میں بیس پچیس جنگ بہادر ہیں اور اتنے ہی نواز جنگ اور آصف الدولہ۔

صدر: بہت خوب آپ جا سکتے ہیں۔

امیدوار کے جانے کے بعد صاحب صدر نے امیدوار کی قابلیت کو نظر انداز کرتے ہوئے اور جنگ بہادروں اور دولوں کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

صدر: اس امیدوار کو ضرور منتخب کر لینا چاہئے۔ اس سے مل کے بہت سے کام نکلیں گے۔ امپورٹ لائسنس کے حصول کے لئے بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

دونوں ممبروں کو اتفاق کرنا پڑا۔

ایک اور امیدوار حاضر ہوتا ہے اس سے بھی کچھ اسی قسم کے سوالات کئے جاتے ہیں۔

سوال: آپ کا ایک چچا خان بہادر بھی ہے۔

امیدوار: جی ہاں بہت پرانا خان بہادر ہے۔
سوال: بہت پرانا، کب سے۔
امیدوار: میرے پیدا ہونے سے بھی بہت پہلے۔
سوال: آپ کی عمر
امیدوار: چھبیس سال۔
سوال: آپ کے چچا کی عمر۔
امیدوار: چالیس سال۔
سوال: تو کیا تیرہ چودہ سال کی عمر میں ہی خان بہادری کا خطاب مل گیا تھا۔ کیا نام ہے ان کا۔
امیدوار: جی نام ہے خان بہادر
سوال: خان بہادر کیا پورا نام بتایئے۔
امیدوار: جناب ہورا نام ہی خان بہادر ہے۔ پیدائشی خان بہادر ہیں۔ ڈبی بازار میں پرچون کی دکان کرتے ہیں۔
اس امیدوار کے جانے کے بعد ایک ممبر نے اظہار خیال فرمایا۔
ممبر: اس کے آگے پیچھے کوئی نہیں اور یہ یتیم خانہ تو ہے نہیں۔ اسے منتخب کرنے سے کیا فائدہ۔
صدر: لڑکا ذہین دکھائی دیتا ہے مگر نام کاٹ دیجئے۔
ایک اور سفارشی قسم کے امیدوار سے انٹرویو ہوتا ہے۔
سوال: اگر ایک گھڑی ایک دن میں پانچ منٹ آگے چلتی ہو تو چھ ماہ میں کتنی آگے جائے گی۔
امیدوار: صرف ڈیڑھ دن۔
صدر: شاباش
سوال: چند ایسی نامور ہستیوں کے نام لیجئے جن کا نعم البدل ملنا ناممکن ہو۔
امیدوار: ٹینس میں افتخار، کرکٹ میں کپتان کی حیثیت سے کاردار، ایکٹرسوں میں صبیحہ، ایکٹروں میں سنتوش کمار اور ہیرا پھیری میں ہم سب۔
سوال: آپ مرغباز خان ایم ایل اے کے بڑے لڑکے ہیں۔
امیدوار: جی نہیں چھوٹا بھائی ہوں۔

صدر: ایک ہی بات ہے۔
یہ صاحب بھی منتخب ہو جاتے ہیں۔
ایک اور امیدوار تشریف لائے۔ انھوں نے بڑے زناٹے کے جواب دیئے۔
سوال: بحرہ اوقیانوس کی گہرائی کیا ہے۔
امیدوار: بالکل ٹھیک تو کوئی پٹواری ہی بتا سکتا ہے ویسے بحرالکاہل کی گہرائی سے دس گنا کم ہے۔
سوال: اور بحرالکاہل کی گہرائی۔
امیدوار: بحرہ اوقیانوس کی گہرائی سے دس گز زیادہ۔
سوال: علامہ اقبال کے کلام سے قوم نے کیا فائدہ اٹھایا
امیدوار: علامہ مرحوم کے کلام کے جملہ حقوق قوالوں کے نام محفوظ ہیں اور قوم ان کے کلام کی خوب قوالی سنتی ہے جس سے ان کی روح طبلے کی تھاپ کی طرح بے چین رہتی ہے۔
سوال: آپ سر اکبر کے قریب ہی رہتے ہیں۔
امیدوار: میں ان کے ساتھ ہی رہتا ہوں وہ میرے چچا ہیں۔
امیدوار کے جانے کے بعد صدر صاحب نے فرمایا۔
صدر: سر اکبر سے میرے خاص مراسم ہیں۔ ان کے پہلے بھی مل پر کئی احسانات ہیں۔ اس لڑکے کا انتخاب بہت ضروری ہے۔ مسٹر نور عالم سردار حضور عالم کے سی ایس آئی کا لڑکا انٹرویو کے لئے نہیں آیا مجھے سردار صاحب کا فون آگیا تھا کہ لڑکا ملتان شکار کھیلنے گیا ہوا ہے جو اسامی اس کے لئے وقف تھی اسے دے دی جائے۔ انٹرویو کی ضرورت نہیں۔
باقی دونوں ممبروں نے ہاں میں ہاں ملائی۔
جو امیدوار سفارشی تھے اور جن کو یقین تھا کہ وہ پہلے ہی منتخب ہو چکے ہیں۔ وہ تو ہنستے کھیلتے گھر روانہ ہوئے۔
مایوس اور غیر سفارشی امیدوار کھڑے کھڑے باتیں کرنے لگے اور بورڈ کے ارکان پر تبصرہ کرنے لگے۔
ایک نے رائے کا اظہار کیا: یہ سب آپس میں ملے ہوئے ہیں جن کو رکھنا ہوتا ہے انہیں پہلے سے ہی منتخب کر لیا جاتا ہے۔

ان کے لئے انٹرویو کی کوئی قید نہیں۔ وہ تو گھر بیٹھے بٹھائے چن لئے جاتے ہیں۔
دوسرا رونے لگا: ہم تو صرف کاروائی پوری کرنے اور خانہ پری کے لئے بلائے جاتے ہیں۔ ہمارا نمبر تو تب آتا اگر کسی خان بہادر کے لڑکے یا کسی افسر کے داماد یا سالے ہوتے یا پھر کوئی زبردست سفارش ہوتی مگر یہ سب آئیں کہاں سے۔''
ایک اور امیدوار غصے میں بولا ''پوچھتے ہیں کسی بڑے رشتہ دار کا نام بتاؤ۔ میں پوچھتا ہوں اگر ان کے باپ کا پوچھا جائے تو معلوم ہو کہ یہ خود کتنے پانی میں ہیں۔ وہ جو گنجا صدر ہے ناخدا کی قسم تیلی کا لڑکا ہے اور وہ لونڈا سا سوٹ بوٹ والا اسی تیلی کا رشتہ دار ہے اور وہ جو تیسرا ہے طرہ باز ذات کا بڑھئی ہے اس کا بڑا بھائی ابھی تک بڑھئی کا کام کرتا ہے محلّہ ہیر وارث شاہ کے قریب ایک بہت بڑا احاطہ گھیر رکھا ہے اور وہاں آج کل انڈے چلتے ہیں۔ اپنی تو یہ حالت اور دوسروں کے رشتہ داروں کے متعلق پوچھتے ہیں۔ اللہ کی شان۔''
دوسرے صاحب تیوری چڑھا کر بولے ''اور اگر ہم سوال کریں جواب دینا تو ایک طرف شاید سوال ہی نہ سمجھ سکیں۔ سوائے اس لڑکے کے باقی آٹھویں فیل ہیں۔ دوسرا لڑکا دسویں فیل ہے۔''
ایک دبلے صاحب نے انکشاف کیا ''صدر صاحب مجھے کہنے لگے تمہیں نوکری تو دے دیں کیونکہ تم موزون ترین آدمی ہو لیکن دقت یہ ہے کہ تمہارا باپ گزیٹیڈ افسر نہیں۔ میں نے عرض کیا جناب فرض کیا اگر میرا باپ گزیٹیڈ افسر ہوتا اور میں نالائق ہوتا تو آپ مجھے ملازمت دے دیتے۔ آپ میری قابلیت دیکھئے۔ میرے باپ کی حیثیت کو چھوڑیئے کام مجھے کرنا ہے یا میرے باپ کو۔ یہ سن کر چپ ہو گیا میرا منہ دیکھنے لگا اور پھر دروازہ کی طرف اشارہ کیا، یعنی مطلب یہ کہ وہ ہے باہر کا راستہ۔
جتنے کھڑے تھے سب ہنس پڑے جیسے انھیں روحانی مسرت ہوئی ہو۔ ☆☆☆